بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روضہ رسول علی صاحبھا السلام جنت ہے

سوال:

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[1]: ہم نے آپ کا ایک بیان سنا ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر سے لے کر حجرہ تک یہ جگہ جنت ہے۔ حضرت اس کی دلیل کیا ہے؟

[2]: اگر یہ جگہ واقعی جنت ہے تو پھر اس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال بھی ہوا حالانکہ جنت میں تو موت نہیں آتی۔

براہِ کرم تسلی بخش جواب عنایت فرمائیے۔

سائل: محمد خالد، گجرات

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[۱]: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر سے لے کر حجرہ مبارکہ تک کی جگہ جنت ہے۔ اس پہ دلیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک فرمان ہے۔

مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ.

(صحیح البخاری: باب فضل ما بین القبر والمنبر رقم الحدیث 1195)

ترجمہ: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

اس جگہ کے جنتی ہونے پر محدثین کی تصریحات موجود ہیں۔ چند ایک ملاحظہ فرمائیں:

مشہور شافعی محدث امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی رحمہ اللہ (ت676ھ) نے اس حدیث کی شرح میں دو قول نقل کیے۔ ان میں سے پہلا قول یہ ہے:

إِنَّ ذَالِكَ الْمَوْضِعَ بِعَيْنِهِ يُنْقَلُ إِلَى الْجَنَّةِ.

(شرح مسلم للنووی: باب فضل ما بین قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ: قیامت کے دن حضور ﷺ کی قبر والی جگہ کو بعینہ جنت میں شامل کر دیا جائے گا۔

علامہ بدر الدین محمود بن احمد عینی حنفی رحمہ اللہ (ت855ھ) فرماتے ہیں:

وَحَمَلَ كَثِيْرٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْحَدِيْثَ عَلَى ظَاهِرِهٖ فَقَالُوْا: يُنْقَلُ ذَالِكَ الْمَوْضِعُ بِعَيْنِهٖ إِلَى الْجَنَّةِ. (عمدۃ القاری باب فضل ما بین القبر والمنبر)

ترجمہ: اکثر علماء نے اس حدیث کو ظاہر پر محمول کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر والی جگہ کو جنت میں شامل کیا جائے گا۔

سلطان المحدثین ملا علی قاری رحمہ اللہ (ت1014ھ) فرماتے ہیں:

وقال مالك: الحديث باق على ظاهره والروضة قطعة نقلت من الجنة وستعود إليها وليست كسائر الأرض تفنى وتذهب. قال ابن حجر: وهذا عليه الأكثر وهي من الجنة الآن حقيقة.

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ)

ترجمہ: امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر والی جگہ جنت سے آئی تھی اور جنت میں ہی منتقل کی جائے گی، زمین کا یہ حصہ باقی زمین کی طرح فنا نہیں ہو گا۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اکثر علماء کا یہی نظریہ ہے کہ قبر مبارک والی جگہ آج بھی حقیقی جنت ہے۔

[۲]: جب کوئی مسلمان حشر کے بعد بطورِ جزا جنت میں داخل ہو گا تو پھر اسے جنت میں موت نہیں آئے گی۔ روضہ اقدس اگرچہ جنت کا ٹکڑا ہے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ دنیا میں تھے اور بطورِ مکلف تھے اس لئے دنیا کے احکام یہاں پہ لاگو ہوتے تھے۔

چنانچہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں:

وإن لم تمنع نحو الجوع لإتصافها بصفة دار الدنيا.

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح: باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ)

ترجمہ: (اگرچہ یہ جگہ جنت ہے) تاہم بھوک وغیرہ جیسی دنیوی صفات اس جہان فانی سے اتصال کی وجہ سے ہیں۔

جیسے حجر اسود؛ جنت سے آنے والا ایک پتھر ہے جسے مشرک ہاتھ لگاتے تھے حالانکہ جنت کی کسی چیز کو بھی مشرک چھو نہیں سکتا۔ مشرکین کے حجرِ اسود کو چھونے اور بوسے دینے کی وجہ یہ ہے کہ حجرِ اسود اگرچہ جنت کا ایک پتھر ہے لیکن وہ اس وقت دنیا میں موجود ہے، اس لئے غیر مسلم بھی اسے چوم لیتے تھے۔ جب حشر کے بعد بطورِ جزاء جنت کا فیصلہ ہو گا تو اس وقت جنت کی اشیاء غیر مسلموں پہ حرام ہوں گی۔

واللہ اعلم بالصواب

12، شوال 1444ھ